احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

بدھ 6 اگست 2003ء

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

بدھ 6 اگست 2003ء 7 جمادی الثانی 1424 ہجری- 6 ظہور 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 176

قرآن کی دولت

حضرت حسنؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

جو قرآن پڑھتا اور سمجھتا ہے وہ غنی ہے اس کو کسی غربت کا ڈر نہیں۔

(سنن سعید بن منصور۔ فضائل القرآن حدیث نمبر 5)

جلسہ سالانہ برطانیہ 2003ء کے دوسرے روز حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کا خطاب ۔26 جولائی 2003ء

قرآن کریم کے مکمل تراجم کی تعداد 57 ہوگئی، 25 تراجم زیر طبع اور کئی زبانوں میں تیاری ہو رہی ہے۔ متعدد کتب سلسلہ کے تراجم اور ان کی اشاعت

امسال 174 نمائشوں اور 755 بکسٹال کے ذریعہ لاکھوں لوگوں تک پیغام پہنچا

رقیم پریس اور MTA کے لئے پروگراموں کی تیاری کے لئے عربک، فرنچ، چینی اور بنگلہ ڈیسک کی خدمات

(قسط دوم)

(خطاب کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

ہندوستان میں بیوت الذکر کی تعداد 2 ہزار 25 ہو گئی ہے۔ جبکہ انڈونیشیا میں امسال 24 نئی بیوت الذکر تعمیر ہونے سے ان کی کل تعداد 361 ہوگئی ہے۔ کمبوڈیا میں بیت الذکر تعمیر ہوئی ہے جس سے وہاں 7 بیوت الذکر ہوگئی ہیں۔ غانا میں 11 بیوت کا اضافہ ہوا۔ حضور انور نے بتایا کہ اہل غانا اور اہل انڈونیشیا بہت خوبصورت اور وسیع بیوت الذکر تعمیر کرتے ہیں۔ نائیجیریا میں 40 بیوت کا اضافہ ہوا جن میں 21 بنی بنائی ملیں اور کل تعداد 583 ہوگئی۔ سیرالیون میں 17 بیوت کا اضافہ ہوا اور کل 2300 تعداد۔ زیمبیا میں اب 2 بیوت بڑھ کر تعداد 11 ہوگئی ہے۔ گیمبیا میں 26 بیوت تعمیر ہوئیں۔ سینیگال میں 5، مڈغاسکر میں پہلی بیت الذکر بنی ہے۔ کانگو میں 5' کینیا میں یک صد بیوت منصوبہ میں ہے 48 تعمیر ہوچکی ہیں۔ برکینا فاسو میں 27، بینن میں 7 جن میں سب سے بڑی بیت کا 80% خرچ انہوں نے خود برداشت کیا فجی کے جزیرہ جہاں سے ڈیٹ لائن گزرتی ہے اور اسے دنیا کا کنارہ بھی کہتے ہیں وہاں بھی امسال بیت الذکر تعمیر ہوئی ہے یوں دنیا کے کنارے تک جماعت قائم ہے اور بیت الذکر تعمیر ہوچکی ہے۔ پاکستان میں گزشتہ 19 سالوں میں چند بیوت الذکر منہدم یا سربمہر کیا گیا لیکن اس کے مقابل پر اللہ تعالیٰ نے ہمیں 13291 بیوت الذکر عطا کردیں۔ یہ اسی قربانی کا نتیجہ ہے جس میں جذبات کی قربانی بھی شامل ہے۔

تعمیر بیوت الذکر کے ایمان افروز واقعات

بیوت الذکر کی تعمیر کے اعداد وشمار بیان کرنے کے بعد حضور انور نے اس سلسلہ میں بعض ایمان افروز واقعات بھی بیان فرمائے۔ غانا کی ایک مخلص خاتون فاطمہ نے کچی بیت کی جگہ پختہ اور خوبصورت بیت تعمیر کر کے جماعت کے سپرد کی یہ خاتون بچپن میں اپنے باپ کے ساتھ چندہ اکٹھا کیا کرتی تھیں اب خدا کے فضل سے کئی مکانوں کی مالک ہے۔ غانا کے شہر اکرا میں بھی ایک خاتون نے بیت الذکر تعمیر کر کے جماعت کے سپرد کی۔ نائیجیریا میں ایک نومبائع نے ایک بیت الذکر تعمیر کر کے جماعت کے سپرد کی۔ آئیوری کوسٹ میں ایک گاؤں میں بیت الذکر کی تعمیر کا آغاز ہوا تو وہاں کے چیف نے کہا کہ کوئی مرد اپنے کھیت میں نہیں جائے گا جب تک بیت تعمیر نہ ہو جائے۔ چنانچہ اڑھائی ہفتوں کے اندر وقار عمل کے ذریعہ بیت الذکر کی تعمیر مکمل ہوگئی۔

روکیں ڈالنے والوں کا انجام

تعمیر بیوت الذکر میں بعض مقامات پر مخالفت کا سامنا ہوا اور روکیں ڈالی گئیں لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی تائیدات کے نشان دکھائے۔ تنزانیہ میں ایک جگہ تعمیر کا پروگرام بنا تو علماء نے روک ڈالی اور بنیادیں گرادیں۔ چنانچہ گورنمنٹ کی طرف سے اعلان کیا گیا کہ اب کسی نے فتنہ ڈالا تو سختی سے نمٹیں گے چنانچہ پھر مجال نہ ہوئی اور پختہ بیت تعمیر ہوگئی۔ اسی طرح گیمبیا میں ایک جگہ مقامی چیف نے مخالفت کی اور احمدیہ بیت گرادی گئی۔ عدالت میں مقدمہ دائر ہوا۔ عدالت نے فیصلہ دیا کہ جنہوں نے گرائی ہے وہ دوبارہ تعمیر کر کے دیں ورنہ جیل جانا ہوگا۔ چنانچہ بیت الذکر گرانے والوں کو تعمیر کا حکم ملا اور انہوں نے بیت تعمیر کی اور یہ جماعت کے لئے نشان ظاہر ہوا۔

تعمیر مشن ہاؤسز

امسال خدا کے فضل سے دنیا بھر میں 281 نئے مشن ہاؤسز کا اضافہ ہوا اور ان کی کل تعداد 1239 ہوگئی ہے۔ ہندوستان 181 کے ساتھ سرفہرست ہے۔ بنگلہ دیش میں 11 مقامات پر پلاٹ خریدے گئے۔

انڈونیشیا میں 13 نئے بنے اور کل تعداد 138 ہو گئی۔ 2000ء کے دورہ انڈونیشیا کے موقع پر حضرت خلیفہ رابع نے ان کو ہدایت کی تھی کہ مرکز کے لئے بڑی جگہ خریدیں۔ اب انہوں نے 34 ہیکٹر (75۔ ایکڑ) جگہ خرید لی ہے۔

امریکہ کے مشن ہاؤسز 36 ہوگئے ہیں۔ نیویارک میں ایک عمارت خریدی گئی۔ اٹلانٹا میں جگہ لی گئی ہے۔

باقی صفحہ 2 پر

خدمت خلق کا عظیم موقعہ

بیوت الحمد منصوبہ

جماعت احمدیہ کے قیام کا ایک عظیم مقصد خدمت خلق کا فریضہ سرانجام دینا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی جاری فرمودہ پہلی مالی تحریک ''بیوت الحمد منصوبہ'' اس فریضہ کی تکمیل کے لئے ایک سنہری موقعہ ہے۔ اس سکیم کے تحت خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے غریب' نادار اور بے گھر افراد کو گھروں کی سہولت مہیا کی جاتی ہے۔ چنانچہ اس سکیم کے تحت 100 کوارٹرز تعمیر ہو چکے ہیں اور مستحق خاندان ایک خوبصورت اور ہر سہولت سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں آباد ہو کر اس بابرکت تحریک کے ثمرات سے مستفید ہو رہے ہیں۔

اس کے علاوہ ربوہ اور پاکستان بھر میں ساڑھے تین صد سے زائد مستحق گھرانوں کو ان کے اپنے اپنے گھروں میں حسب ضرورت توسیع مکان کے لئے لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے۔

احباب کرام کی خدمت میں گزارش ہے کہ خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار ہو کر ثواب کی خاطر اس بابرکت تحریک میں ضرور شمولیت فرمائیں۔

- احباب کرام کے علم کی خاطر۔ پورے مکان کے اخراجات کی ادائیگی کی گرانقدر پیش کش بھی ہوسکتی ہے۔ آجکل کے حالات میں اس کا تخمینہ لاگت ساڑھے چار لاکھ روپے ہے۔
- حسب استطاعت ایک لاکھ یا اس سے زائد مالی قربانی
- حسب توفیق جس قدر بھی مالی قربانی پیش کرسکیں۔

امید ہے آپ اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں گے یہ رقوم جماعت میں بھی جمع کرائی جا سکتی ہیں اور خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں مد بیوت الحمد میں بھجوائی جا سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں خدمت خلق کے عظیم فریضہ کو سرانجام دینے کی توفیق سے نوازتا رہے۔

(سیکرٹری بیوت الحمد)

تاریخ احمدیت

منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1997ء (2)

اپریل		چک 32 جنوبی ضلع سرگودھا میں آٹھ احمدیوں کو گرفتار کرلیا گیا اور احمدیہ بیت الذکر سر بمہر کردی گئی۔
اپریل		بھڈال ضلع سیالکوٹ کے ایک احمدی پر فائرنگ کی گئی۔
کیم تا 15	مئی	خدام الاحمدیہ پاکستان کی 41ویں سالانہ تربیتی کلاس۔ 43 اضلاع کی 205 مجالس کے 636 خدام کی شرکت۔
کیم تا 5	مئی	حضور کا دورہ ہالینڈ
کیم	مئی	حضور ہالینڈ پہنچے۔
2 تا 4	مئی	ہالینڈ کا جلسہ سالانہ۔ حضور کے خطاب۔
2 تا 4	مئی	جاپان کا 18 واں جلسہ سالانہ۔ حاضری 122 جس میں 22 مہمان تھے۔
2 تا 5	مئی	جماعت جرمنی کی 16ویں مجلس شوریٰ۔ 524 احباب کی شرکت۔
8	مئی	مغلپورہ لاہور میں مربی ہاؤس پر چھاپہ مارا گیا اور مربی سلسلہ کو گرفتار کرلیا گیا۔
14	مئی	حضور لندن سے ہالینڈ پہنچے۔
15	مئی	حضور ہمبرگ جرمنی پہنچے۔
16	مئی	حضور نے خطبہ جمعہ بیت الرشید ہمبرگ میں ارشاد فرمایا۔
22	مئی	حضرت سیدہ مہر آپا حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی وفات۔
23 تا 25	مئی	اجتماع خدام الاحمدیہ جرمنی۔ حضور کے خطابات۔ افتتاحی خطاب میں حضور نے فرمایا کہ حضرت مہر آپا کی طرف سے جرمنی کی 100 بیوت الذکر سکیم میں 3 لاکھ (بعد میں 5 لاکھ) جرمن مارک پیش کے جائیں گے۔ نیز اپنی طرف سے 50 ہزار مارک (بعد میں ڈیڑھ لاکھ مارک) دینے کا اعلان فرمایا۔
26	مئی	پتوکی شہر میں دو احمدیوں کو دکان میں آیت رکھنے پر گرفتار کرلیا گیا وہ 75 دن قصور جیل میں رہے۔ ان کی دعوت الی اللہ سے جیل میں 17 بیعتیں ہوئیں۔ وہ سارے قتل کے ملزم تھے اور سب بری ہوگئے۔
	مئی	بنگلہ دیش میں طوفان سے زبردست تباہی اور خدام کی طرف سے خدمت خلق کے عمدہ نمونے۔
20	جون	چوہدری عتیق احمد صاحب باجوہ کو وہاڑی میں شہید کردیا گیا۔
20 تا 22	جون	جلسہ سالانہ امریکہ۔ حضور کے خطابات براہ راست نشر کئے گئے۔
21، 22	جون	مجلس انصار اللہ جرمنی کا 17 واں سالانہ اجتماع حاضری 1065 تھی 178 میں سے 171 مجالس کی نمائندگی ہوئی۔
23 جون تا 4 جولائی		حضور کا دورہ کینیڈا۔
27 تا 29	جون	کینیڈا کا 21 واں جلسہ سالانہ۔ حضور کے خطابات۔

بقیہ صفحہ 1

کینیڈا کے مشن ہاؤسز کی تعداد 10 ہو چکی ہے۔ غانا میں 167، نائیجیریا میں 16 کے اضافہ سے کل 89 مشن ہاؤسز ہیں۔

بوسنیا میں تین منزلہ عمارت خریدی گئی۔ قازقستان میں اب 2 مراکز ہیں۔ برطانیہ میں یہ تعداد 19 ہوگئی ہے۔

جماعت غانا نے اپنے جلسہ وغیرہ کیلئے 25 ایکڑ جگہ خریدی تھی جس کا نام بستان احمد رکھا گیا تھا یہ جگہ چھوٹی ہوگئی۔ اب غانا نے 100۔ ایکڑ زمین خریدی ہے اس کا نام باغ احمد رکھا گیا۔ اب یہ جگہ کچھ عرصہ کے لئے کافی ہوگی۔

غانا میں حضور خلیفہ رابع نے اکروفو کے مقام پر (جہاں سب سے پہلے احمدیت آئی) یادگار تعمیر کرنے کا ارشاد فرمایا تھا۔ چنانچہ غانا نے یہاں جامعہ احمدیہ کی عمارت تعمیر کی ہے۔

شعبہ اشاعت و تصنیف

اس شعبہ کے تحت مختلف زبانوں کے ڈیسک کام کر رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ کو اشاعت کتب و لٹریچر کے ذریعہ حقیقی دین کے پیغام کی اشاعت کا موقع مل رہا ہے۔ جماعتی لٹریچر دین کے محاسن سے دنیا بھر کو آگاہ کر رہا ہے اور غیر معمولی اثر پیدا کرتا ہے اور بہتوں کی ہدایت کا موجب بن رہا ہے۔

قرآن کریم کی اشاعت

خدا تعالیٰ کے فضل سے مکمل تراجم قران کی تعداد 57 ہوگئی ہے۔ اس کے علاوہ 25 تراجم قرآن زیر طبع ہیں۔ 11 زبانوں میں ترجمہ ہو رہا ہے اور 6 مزید زبانوں کے تراجم کا جائزہ لیا جارہا ہے۔ 14 تراجم کی نظر ثانی یا دوبارہ کمپوز کروایا جارہا ہے۔

امسال سپین میں بولی جانے والی ایک زبان ''کتلان'' میں پہلی بار مکمل ترجمہ قرآن شائع ہوا ہے۔ برمی، تھائی اور جاونیز javanes (انڈونیشیا کی زبان) میں دس دس پارے تراجم کے شائع ہوئے ہیں۔ تامل زبان میں زیر طبع ہے۔ تراجم قرآن کے میدان میں جماعت کو غیر معمولی خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔

سپینش ترجمہ قرآن کی بہت ڈیمانڈ تھی مکرم ڈاکٹر عطاء الٰہی منصور نے اس کی نظر ثانی کی ہے اس کو از سر نو تیار کر کے شائع کیا گیا ہے۔ البانین ترجمہ کی نظر ثانی مکرم زکریا خان صاحب نے کی ہے اور تشریحی نوٹس کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ فارسی ترجمہ قرآن کی نظر ثانی سید عاشق حسین صاحب نے کی اور کئی سال کی محنت کے بعد شائع ہوا ہے۔ پرتگالی ترجمہ از سر نو طبع ہوا ہے۔

اسلامی اصول کی فلاسفی

حضرت مسیح موعود کی معرکۃ الآراء تصنیف اسلامی اصول کی فلاسفی کے 53 زبانوں میں تراجم شائع ہو چکے ہیں اور 4 زبانوں میں زیر طبع ہیں۔ چیک زبان میں اس کا ترجمہ کروایا گیا۔

دیگر کتب کے تراجم

حضرت مسیح موعود کی متعدد کتب کے مختلف زبانوں میں تراجم شائع ہوئے ہیں اور بعض زیر تکمیل ہیں۔ 18 زبانوں میں 139 کتب تیار کروائی جا رہی ہیں۔ ملفوظات حضرت مسیح موعود دس جلدوں کو پانچ جلدوں میں شائع کیا گیا ہے۔ ''مسیح ہندوستان میں'' کا نظر ثانی شدہ انگریزی ترجمہ جو چوہدری محمد علی صاحب نے کیا وہ اصل کتب کے حوالہ جات کے ساتھ شائع ہوا۔

''لیکچر لدھیانہ'' کا ترجمہ میاں محمد افضل صاحب نے کیا ہے وہ شائع ہوگیا ہے ''محضر نامہ'' کا انگریزی ترجمہ طبع ہوگیا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ خود بھی پڑھیں اور غیروں کو بھی دیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا ایک مضمون جو کہ روسی ریاستوں کے لئے تھا اب اس کا انگریزی ترجمہ طبع ہوا ہے۔ چلڈرن بک کمیٹی کی طرف سے خدا تعالیٰ کے بارہ میں ایک کتاب شائع ہوئی ہے۔ خلیفہ رابع کے ایک لیکچر کا ڈینش زبان میں ترجمہ شائع ہوا ہے۔ جماعت ڈنمارک نے مفید حوالہ جاتی کتاب کا ڈینش ترجمہ شائع کیا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی کتاب عرفان الٰہی کا فرنچ ترجمہ عبدالرشید انور صاحب نے تیار کیا وہ بھی طبع ہوا ہے۔

لجنہ امریکہ کو 1991ء میں حضرت خلیفہ رابع نے انگریزی میں خطاب فرمایا تھا اس کا اردو ترجمہ شائع ہوا ہے۔ ''سر ظفر اللہ خان کی یادداشتیں'' انگریزی سے اردو میں پرویز پروازی صاحب نے ترجمہ کیا ہے یہ شائع ہو گیا ہے۔

''ڈاکٹر عبدالسلام اس زمانہ کا نیوٹن'' طبع ہوئی ہے جس کو زکریا ورک صاحب نے مرتب کیا ہے۔ اس کے علاوہ مختلف ممالک میں مختلف زبانوں میں مجموعی سطح پر اور انفرادی سطح پر تصنیف و تالیف کا کام ہو رہا ہے اور کئی کتب کی اشاعت ہوئی ہے۔

انگریزی زبان دانوں کو قلمی جہاد میں شامل ہونے کی تحریک

تراجم کتب کے بیان کے دوران حضور انور نے فرمایا کہ میں یہاں ایک تحریک کرنا چاہتا ہوں۔ جماعت میں زبان دانوں کی کمی نہیں ہے۔ ان سے رابطہ میں سستی واقع ہوئی ہے۔ جس تعداد میں کتب لٹریچر کے تراجم کا ہم سے مطالبہ ہو رہا ہے وہ ہم مہیا نہیں کر رہے اس لئے آج میں ان لوگوں کو جن کی انگریزی زبان اچھی ہے درخواست کرتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود کے قلمی جہاد میں شامل ہوں اور اپنے نام پیش کریں۔ حضرت مسیح موعو کی کتب انگریزی تراجم کے لئے ان کو دی جائیں گی تا جلد ان کی اشاعت ہو سکے۔

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد، مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

حضرت مصلح موعود کا ایک معرکۃ الآراء مضمون

جدید طبی تحقیقات اور علاج کی دریافت ۔ حقانیت دین کی روشن دلیل

رسول اللہؐ نے چودہ سو سال پہلے فرمایا تھا کہ موت کے علاوہ ہر مرض کا علاج موجود ہے

علمی تحقیقاتیں

ثبوت جو... پیش کرتا ہے متفرق قسم کے ہیں جن میں سے ایک ثبوت جسے میں اس وقت پیش کرنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ اس کی تعلیم اس وقت کے گردو پیش کے حالات کے ماتحت مسئلہ ارتقاء کے مطابق ظاہر نہیں ہوتی بلکہ عرب تو علیحدہ رہا، اس وقت کی دوسری علمی قوموں کے خیالات سے بھی بہت بالا ہے اور ایسے علوم پر حاوی ہے جو اس زمانہ کے لوگوں کی نظروں سے بالکل مخفی تھے اور سینکڑوں سال کی تحقیق و تدقیق کے بعد جا کر دنیا انہیں دریافت کر سکی ہے اور ایسے امور بھی ہیں جن تک دنیا باوجود اپنے ارتقاء کے اب تک بھی نہیں پہنچ سکی۔ ان کی ہدایت صرف (دین) ہی کرتا ہے اور .... سے باہر ان کا نشان نہیں ملتا۔

یہ حکمتیں جن کا میں نے ذکر کیا ہے سینکڑوں اور ہزاروں ہیں جن کا ایک مختصر مضمون میں گننا ایک محال امر ہے مگر پھر بھی مثال کے طور پر میں چند ایک امور کو اس مضمون کے ناظرین کی آگاہی کے لئے سلسلہ وار بیان کروں گا تا انہیں ایک مختصر سا علم ہو جائے اور ..... کی خوبیوں کے متعلق مزید تجسس کی خواہش پیدا ہو۔

ایک حکیمانہ جملہ

اس مضمون میں جو اس سلسلہ کا پہلا نمبر ہے۔ میں اس حکمت کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ یعنی لکل داءٍ دواء الا الموت جس کا ترجمہ یہ ہے کہ ہر ایک مرض کا علاج بلا استثناء اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے مگر باوجود اس کے انسان موت سے نہیں بچ سکتا۔ بیماریاں دور کی جا سکتی ہیں مگر موت کو ٹلایا نہیں جا سکتا۔ انسان آخر مرتا ہے اور ضرور مرتا ہے آئندہ مرے گا اور ضرور مرے گا۔

یہ کلام ہے جو بانی اسلام کے منہ پر آج سے تیرہ سو سال پہلے جاری ہوا اور ان لوگوں کے سامنے بیان کیا گیا جو اس کی پوری حقیقت کو سمجھنے کی قابلیت بھی نہیں رکھتے تھے بلکہ اس زمانہ میں جاری ہوا جس سے ایک ہزار سال بعد سخت جدوجہد سے علوم دنیوی اس مقام پر پہنچے جہاں سے وہ اس حکمت کی صرف شبیہ دیکھنے کے قابل ہو سکے۔ عرب موت کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتا تھا اور اس کی جنگی اور آزاد زندگی اسے بیماریوں سے بچائے رکھتی تھی۔ پس علم طب اس کی نظروں سے پوشیدہ تھا اور اس علم سے صرف چند نسخے جو عورتیں سینہ بسینہ یاد رکھتی چلی آ رہی تھیں، اس کے حصہ میں آئے تھے اور اگر باوجود اس کی جنگی زندگی کے وہ بیمار ہوتا تو اسے دیوتاؤں کا غضب سمجھ کر یا ستاروں کا اثر خیال کر کے شفا سے مایوس ہو جاتا تھا اور اسے پیغام اجل سمجھ کر اپنی قسمت پر قناعت کرتے ہوئے ہر قسم کی جدوجہد کو ترک کر دیتا تھا۔ اس کے دائیں طرف ہندوستان اور ایران اور اس زمانہ کے حالات کے مطابق علم طب کے اچھے خاصے علم بردار تھے اور بائیں طرف یونانی مگر وہ ان کے بیچ میں رہ کر بھی علم سے بالکل کورا تھا۔ اس جماعت کا ایک فرد آج سے تیرہ سو سال پہلے کہتا ہے کہ لکل داءٍ دواء الا الموت ہر ایک مرض خواہ کوئی ہو، اس کا علاج اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے پس انسان ہر مرض کے صدمہ سے بچ سکتا ہے لیکن اگر وہ یہ چاہے کہ اس طرح وہ مرضوں سے بچ کر موت سے بچ جائے تو وہ ایسا نہیں کر سکتا۔ کیا اس تعلیم کی نسبت یہ خیال کیا جا سکتا ہے کہ وہ عرب کے حالات سے متولد ہوئی تھی۔ عرب تو بیچارے طب سے بالکل ہی ناواقف تھے۔ خود یونانی جنہوں نے علم طب کو ترقی دیتے دیتے کمال تک پہنچا دیا تھا، سینکڑوں بیماروں کو لاعلاج قرار دیتے تھے۔

رسول کریمؐ کی راہنمائی کا اثر

پھر کیا اس تعلیم کو اس زمانہ کے حالات سے متولد قرار دیا جا سکتا ہے جب کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے اس حقیقت کے اظہار کے بعد بھی سینکڑوں سال تک دنیا اس تعلیم کی حقیقت نہیں سمجھی اور اٹھارھویں صدی عیسوی تک تمام اقسام طب بیسیوں امراض کو لاعلاج خیال کرتی رہیں۔ نہیں اور یقیناً نہیں کیونکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر اس حکمت کے جاری ہونے کے گیارہ سو سال بعد جا کر دنیا کو اپنی غلطی پر کسی قدر تنبیہ ہوئی اور دو سو سال کی لمبی جدوجہد کے بعد وہ آج اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ ہر ایک مرض کا علاج موجود ہے اور جن امراض کا علاج اس وقت تک نہیں بھی معلوم ہو سکا، ان کو بھی ہم معلوم کر لیں گے کیونکہ یکے بعد دیگرے ہمارے اس خیال کی کہ فلاں اور فلاں امراض لاعلاج ہیں، پھر تردید کرتی چلی گئی ہے۔

پچھلی دو سو سال کی علمی ترقی نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس بات کی صداقت پر مہر لگا دی ہے کہ ہر ایک مرض کی دوا موجود ہے اور آج ہم بہت سے ایسے امراض سے نجات پا سکتے ہیں جن کا علاج آج سے دو سو سال پہلے بالکل ناممکن خیال کیا جاتا تھا یا ایسا مشکل تھا کہ بہت کم مریض اس سے بکلی شفا پاتے تھے۔

بعض شدید امراض اور ان کا علاج

کزاز کا مریض جس سختی اور شدت سے جان توڑا کرتا تھا، اس کو دیکھ کر بہتوں کے دل ہل جاتے تھے۔ موت کو چھوڑ کر اس مریض کی تکلیف ہی ایسی ہوتی تھی کہ اس کے رشتہ دار اسے بھی غنیمت سمجھتے کہ مریض آرام کے ساتھ مر سکے لیکن تریاق کزاز ٹیکا کی ایجاد سے اگر مرض شروع ہوتے ہی ٹیکا کر دیا جائے تو ایک معقول تعداد میں مریضوں کی جان بچ جاتی ہے اور اگر امکان زہر ہی کی حالت میں اثر کے ظاہر ہونے سے پہلے ٹیکا کر دیا جائے تو قریباً سب کے سب آدمی اس مرض کے حملہ سے بچ جاتے ہیں اور اس کے علاج میں اس ترقی کو دیکھ کر آئندہ کے لئے ہمارا کامل علاج کے نکلنے کی امید کرنا خلاف عقل نہیں ہے۔

خناق کا مرض بھی نہایت خطرناک مرض ہے اور نہایت ہی مہلک ثابت ہوتا رہا ہے اور چونکہ اس میں گلے کے اندر ایک زائد جھلی پیدا ہو جاتی ہے اور سانس رکنے لگ جاتا ہے اس مریض کی حالت بھی نہایت قابل رحم ہوتی ہے اور چند گھنٹوں کے اندر ہی مریض کی حالت یاس ہو جاتی ہے اور نہایت دکھ سے سانس رک رک کر مر جاتا ہے۔ یہ مرض بھی لاعلاج ہی سمجھا جاتا تھا اور اگر اس مرض کے بیمار اچھے ہوتے تھے تو اس قدر علاج کا اثر نہیں سمجھا جاتا تھا جس قدر کہ طبیعت کی طاقت مقابلہ کا لیکن تریاق خناق ٹیکا کے نکلنے سے اس مرض کے علاج میں بھی بہت سہولت پیدا ہو گئی ہے اور ایک معقول تعداد میں مریضوں کی جان بچ جاتی ہے۔

ہلکے کتے کے کاٹنے کے نتائج سے بالعموم لوگ واقف ہیں اس زہر کا علاج بھی دنیا کو اس سے پہلے معلوم نہ تھا اور جو کچھ علاج کیا جاتا تھا وہ یقینی نہ ہوتا تھا اور علاج کہلانے کا مستحق نہ تھا۔ مگر اب پسٹیور طریق علاج سے ہزاروں جانیں ہر سال اس خطرناک آفت سے بچائی جاتی ہیں اور ان بھیانک مناظر کے دیکھنے سے سگ گزیدہ کے رشتہ دار بچ جاتے ہیں جو اس سے پہلے ان کو دیکھنے پڑتے تھے۔

آتشک کی مرض بھی تقریباً لاعلاج تھی لیکن گو مختلف علاجوں سے بعض دفعہ ظاہری علامات مٹ جاتی تھیں مگر اس موذی مرض کا اثر جسم میں باقی رہتا تھا اور صحت ہمیشہ کے لئے برباد ہو جاتی تھی۔ مگر سالورسن اور نیو سالورسن کی ایجاد سے اس عظیم الشان خطرہ سے بھی نوع انسان نے نجات پالی ہے اور اب ہزاروں آدمی اس کی زندگی کے تباہ کرنے والے زہر سے بکلی پاک ہو جاتے ہیں اور کارآمد زندگی بسر کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔

پتھری کی مرض کیسی خطرناک تھی اور جب تک اس کا آپریشن کرنے کا طریق معلوم نہیں ہوا، اس کا مریض کس طرح اپنے سامنے یقینی موت دیکھتا تھا۔ اس سے قریباً ہر ملک کے لوگ واقف ہیں۔

گھیگے کی مرض گو مہلک نہ ہو مگر کیسی بدنما ہوتی ہے۔ درحقیقت اس مرض سے زندگی تلخ ہو جاتی ہے اور شکل نہایت بری اور ڈراؤنی معلوم ہوتی ہے اور شاید بہت ہوں جو اس مرض کی وجہ سے موت کو زندگی پر ترجیح دیں مگر اس کا کوئی علاج نہ تھا یہاں تک کہ آپریشن نکلا! اور آپریشن کے بعد بھی یہ مرض بار بار عود کر آتی تھی۔ یہاں تک کہ ہومیوپیتھک علاج سے اس مرض کا ازالہ کر دینا پوری طرح ممکن ہو گیا اور آٹو ہیمک علاج نے تو اس کا ایک ایسا یقینی علاج بنی نوع انسان کے ہاتھ میں دے دیا کہ اب یہ مرض بالکل معمولی رہ گئی ہے اور بعض ڈاکٹروں کا تجربہ ہے کہ قریباً ننانوے فی صدی مریض بلاخطرہ کے پوری طرح شفا پا جاتے ہیں اور اس مرض کے عود کرنے کا بھی کوئی خطرہ نہیں رہتا اور نہ صرف گھیگا ہی دور ہو جاتا ہے بلکہ تھائرائڈ گلینڈز کے ورم کی وجہ سے عام صحت پر جو اثر پڑتا رہتا ہے وہ بھی دور ہو جاتا ہے۔

اسی طرح رسولیاں اور بعض خاص قسم کے سیلان

خون جو پہلے لاعلاج اور مہلک سمجھے جاتے تھے، اب ان کا آپریشنوں اور دواؤں سے علاج آسان ہوگیا ہے۔

اور بیسیوں بیماریاں ہیں جیسے ذیابیطس، سل، جگر کے پھوڑے، ہیضہ، کوڑھ، تپ محرقہ، بیماری ہائے قلب، سرطان، ہڈی کا شکستہ ہو کر باہر آ جانا، فتق، کبورت دم، بول الدم، ٹیراپن، اپنڈی سائٹس، آنکھ کے اعصاب کے فالج سے بینائی کا جاتے رہنا، نواسیر انتڑیوں میں بل پڑ جانا، بچہ کا رحم میں پھنس جانا وغیرھا۔ جن کے علاج یا تو بالکل نہ تھے یا اگر تھے تو محض خیالی کیونکہ ان علاجوں کا یقینی نتیجہ نہیں نکلتا تھا اور نہیں کہا جاسکتا تھا کہ صحت دواؤں کے اثر سے ہوتی ہے یا خود بخود طبیعت اچھی ہوگئی ہے لیکن ان کے ایسے علاج نکل آئے کہ علمی طور پر ان کو یقینی علاج کہا جاسکتا ہے۔

اس ترقی کو دیکھ کر اب ہم کہہ سکتے ہیں کہ جن بیماریوں کا علاج اب تک نہیں ملا یا ناقص علاج ملا ہے، ان کا علاج بھی مل جائے گا اور یہ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو یہ فرمایا تھا کہ ہر ایک بیماری کا علاج موجود ہے، بالکل سچ تھا اور ایک ایسا نکتہ حکمت تھا جسے اس زمانہ کے حالات کا نتیجہ نہیں کہا جا سکتا بلکہ وہ اس زبردست ہستی کی طرف سے القا کیا گیا تھا جو نیچر کی پیدا کرنے والی اور اس کی طاقتوں سے واقف ہو۔

یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کی کہ ہر مرض کا علاج موجود ہے، صرف اسی رنگ میں تائید نہیں ہوئی کہ بعض امراض جو پہلے لاعلاج یا بمشکل علاج پذیر سمجھی جاتی تھیں، ان کے لئے اب مفید اور سہل علاج دریافت ہو گئے ہیں بلکہ اس طرح بھی کہ کئی طریق علاج نئے دریافت ہوئے ہیں جن سے علاوہ لاعلاج امراض کے علاج معلوم ہونے کے دوسری امراض کے علاج میں بھی سہولت پیدا ہوگئی ہے اور یا تو صحت کا حاصل ہونا پہلے سے آسان ہوگیا ہے یا دواؤں کی قیمت اور خرچ میں کفایت ہوگئی ہے۔

علم طب میں ترقی

جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ کلمہ حکمت بیان فرمایا، اس وقت علم طب کی صرف دو شاخیں تھیں یعنی یونانی اور ویدک، باقی سب علاج انہی کی شاخیں تھیں یا ایسے طریق علاج تھے جو سائنس یا علم کہلانے کے مستحق نہ تھے لیکن اس کے بعد یورپ کی توجہ علم کی طرف پھرنے سے یونانی طریق علاج میں سے نشوونما پا کر ایلوپیتھک طریق علاج نکل آیا۔ اس کے بعد ہومیوپیتھک طریق علاج یعنی علاج بالمثل کی دریافت نے طبی دنیا میں ایک تغیر عظیم پیدا کر دیا اور یہ معلوم کر کے انسان کو سخت حیرت ہوئی کہ اس کی شفایابی کے لئے اللہ تعالیٰ نے نہایت حکمت سے ان ہی ادویہ میں قوت شفا بھی رکھی ہوئی ہے، جن سے اس قسم کی مرض پیدا ہوتی ہے۔ گویا بیماری کے ساتھ ہی اس کا علاج بھی رکھا ہے جو چیز جس قسم کی بیماری بڑی مقدار میں پیدا کرتی ہے اس کی تھوڑی مقدار جو زہر یا بداثر ڈالنے کی حد سے نکل جائے، اسی قسم کی بیماری کے رفع کرنے میں نہایت مفید ثابت ہوتی ہے۔ اس طریق علاج سے بہت سے امراض جو پہلے لاعلاج سمجھے جاتے تھے، قابل علاج ثابت ہو گئے اور طبی علوم میں بہت ترقی ہوئی۔

اسی طرح علاج بالماء یعنی ہیڈروپیتھی کے معلوم ہونے سے صرف غسل اور گیلے کپڑوں کی مالش سے بہت سی امراض کا علاج ہونے لگا اور بہت سے کہنہ امراض کے دفعہ کرنے میں اس علاج سے مدد ملی۔ ٹولوٹشو رمیڈیز یعنی بارہ نمکوں کے علاج کی ایجاد نے علاج کو ایسا آسان کر دیا کہ اب ہر ایک شخص کی مقدرت میں ہوگیا کہ وہ طبیب کے نہ ملنے کی صورت میں آسانی سے بغیر کسی خاص علم کے محض کتاب دیکھ کر معمولی اور روزمرہ کی شکایات کا علاج کر سکے اور صرف بارہ معدنی اجزاء کے ذریعہ جن سے انسانی جسم بنا ہے، تمام بیماریوں کا علاج ممکن ہوگیا۔

الیکٹرو ہومیوپیتھی کے طریق علاج نے طب کے دائرہ عمل کو اور بھی وسیع کر دیا ہے اور بنی نوع انسان کیلئے شفایابی کے دروازے کھول دیئے۔

سائکوانی لیس کے طریق علاج نے بہت ایسی امراض کے علاج کا دروازہ کھول دیا ہے جو فکر و خیال کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ہیں اور جن کا علاج صرف دواؤں سے ہونا ناممکن تھا۔

علاج بالتوجہ اور توجہ ذاتی نے شفا کو انسان کے ایسا قریب کر دیا کہ گویا شفا حاصل کرنے کے لئے ارادہ کی دیر ہوتی ہے۔ ارادہ کیا اور بہت سی شفا ہوئی۔ ویکسین اور سیرم کی ایجاد نے علم طب میں ایک ایسا مفید اضافہ کیا ہے کہ اس کی قیمت کا اندازہ لگانا ہی مشکل ہے۔ درحقیقت اس طریق علاج سے ہزاروں لاکھوں مریضوں کو ہر سال ایسے رنگ میں آرام ہوتا ہے کہ اس پر عقل دنگ رہ جاتی ہے اور سگ گزیدہ اور خناق اور کزاز وغیرہا کے علاج اور انفلوئنزا اور محرقہ وغیرھا کے حفظ ماتقدم میں اس سے اس قدر مدد ملی ہے کہ اس پر جس قدر بھی اللہ تعالیٰ کا شکر کیا جائے کم ہے۔

بلحاظ زمانہ کے سب سے آخر میں لیکن بلحاظ اثر کے اعلیٰ درجہ کے طریقہ ہائے علاج میں سے آٹوہیمک طریق علاج کی ایجاد ہے۔ جسے امریکہ میں 1910ء میں ڈاکٹر راجرز نے ایجاد کیا ہے۔ اس طریق علاج کے ذریعہ خود بیمار کا خون چند قطرے لے کر اور خاص طور پر تیار کر کے مریض کے جسم میں پچکاری کے ذریعہ داخل کر کے تمام مزمن امراض کا اعلاج کیا جاتا ہے اور ان چند سال کے عرصہ میں ہی اس میں اس قدر کامیابی ہوئی ہے کہ بیان سے باہر ہے۔

ان مختلف طریقہ ہائے علاج کی دریافت کے علاوہ اور بہت سی ایسی دریافتیں ہوئی ہیں جن سے علاج یا تشخیص کہ جو علاج صحیح کے لئے ضروری ہے، بہت سہل ہوگئی۔ مثلاً خردبین کی ایجاد ہے، اس کے ذریعہ سے ہی معلوم ہوا ہے کہ بہت سی بیماریاں نہایت باریک کیڑوں سے پیدا ہوتی ہیں اور جس وقت بیماری کی تشخیص مشکل ہو اس کے ذریعہ سے معلوم کر لیا جاتا ہے کہ کس مرض کے کیڑے انسان کے جسم میں پائے جاتے ہیں۔ یا مثلاً خون کا امتحان ہے اس کے ذریعہ سے بھی تشخیص میں بہت سی مدد ملتی ہے یا پیشاب کے پرکھنے کے بہت سے طریق ہیں کہ جن کے ذریعہ بہت سی امراض کا پتہ لگایا جاتا ہے۔ ان کے علاوہ امریکہ کا ایک ڈاکٹر سان فرانسسکو میں ایک ایسا آلہ ایجاد کرنے کی کوشش میں لگا ہوا ہے اور اس میں بہت حد تک کامیابی بھی ہوگئی ہے کہ جس سے مختلف مخفی امراض صرف اس آلہ کو مریض کے جسم میں لگانے سے معلوم ہو جایا کریں گی اور ان کے درجے بھی پتہ لگ جایا کریں گے۔

غرض بہت سے طریق تشخیص ایسے ایجاد ہوئے ہیں کہ ان سے بیماریوں کا یقینی طور پر معلوم کرنا آسان ہوگیا ہے اور اس وجہ سے امراض کا علاج بھی بہت سہل ہوگیا ہے۔

صداقت دین کی زبردست دلیل

یہ سب ترقیاں جو اس صدی اور اس سے پہلی صدی میں ہوئی ہیں کس امر پر دلالت کرتی ہیں؟ کیا اس پر نہیں کہ ...... تیرہ سو سال پہلے کے عربوں کے حالات کا ایک طبعی نتیجہ نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجا ہوا مذہب ہے ورنہ اس میں یہ خیالات کہاں سے آئے جو اس زمانہ کے خیالات سے نہ صرف یہ کہ مختلف ہیں بلکہ ایسے بعید ہیں کہ اس زمانہ میں ان کا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے سن کر بھی ان پر یقین کرنا مشکل تھا اور کیا یہ ثابت نہیں ہوتا کہ یہ مذہب صرف عربوں یا ان ہی کی قسم کے اور لوگوں کے لئے مفید نہیں بلکہ ہر درجہ کی تہذیب یافتہ قوموں کے لئے مفید ہے اور ان کو ترقی کے زینہ پر چڑھا کر بہت اوپر لے جا سکتا ہے۔

(انوار العلوم جلد 13 صفحہ 105 تا 111)

جرمنی کے شہر Munster میں بیت ''المومن'' کا افتتاح

برگر ماسٹر میونسٹر سمیت 150سے زائد جرمن مہمانوں کی شرکت

مورخہ 3رمئی 2003ء کی سہ پہر جرمنی کے شمال مغربی صوبہ ویسٹ فالن کے مشہور تاریخی شہر میونسٹر میں جماعت احمدیہ کی پہلی بیت "المومن" کا افتتاح عمل میں آیا۔ یہ بیت اس ریجن میں تعمیر ہونے والی دوسری احمدیہ بیت الذکر ہے۔ اس کی افتتاحی تقریب میں 150 سے زائد جرمن مہمانوں نے شرکت کی۔ اس کا سنگ بنیاد مورخہ 31 اگست 2000ء کو سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنے دست مبارک سے رکھا تھا اور اس کا نام ''المومن'' بھی حضور کا ہی عطا فرمودہ ہے۔

محترم امیر صاحب جماعت جرمنی کی زیر صدارت تقریب کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد چند بچیوں نے ایک جرمن نظم کورس میں پڑھی پھر مہمانوں کا تعارف کروایا گیا جس کے بعد محترم اشتیاق احمد صاحب ریجنل امیر ویسٹ فالن نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور بیت الذکر کا تعارف کرواتے ہوئے اس کی اہمیت و افادیت بیان کی۔ محترم سعید احمد گیسلر صاحب انچارج سو بیت پروجیکٹ نے اپنی مختصر تقریر میں بیت کی تعمیر کے مختلف مراحل کا ذکر کیا اور بتایا کہ اس کا زیادہ حصہ وقار عمل سے تعمیر ہوا ہے۔ اس کا کل رقبہ 1015 مربع میٹر ہے، مردوں اور عورتوں کے لئے علیحدہ علیحدہ ہال ہیں۔ مربی ہاؤس، لائبریری، عہدیداروں کے دفاتر اور کھیلوں کے لئے بڑا ہال نما کمرہ بھی ہے۔

اس مختصر تعارف کے بعد محترم نیشنل امیر صاحب جرمنی نے وقار عمل میں حصہ لینے والے احباب میں اسناد خوشنودی تقسیم کیں۔ اللہ تعالیٰ ان تمام بھائیوں کو اپنی جناب سے اجر عظیم عطا فرمائے، آمین۔ اس تقریب میں برگر ماسٹر جناب Gunter Schulze Blasum نے بھی حاضرین سے خطاب کیا۔ آپ نے السلام علیکم کے الفاظ سے آغاز کرتے ہوئے بتایا کہ اس کا مطلب ہے امن وسلامتی تمہارے ساتھ ہو اور یہی تحفہ میں اپنے شہر کی طرف سے آپ سب کو پیش کرتا ہوں۔ انہوں نے ایک طویل تقریر کی اور امید ظاہر کی کہ احمدی صرف ان دیواروں کے پیچھے ہی نہیں رہیں گے بلکہ عام معاشرہ میں گھل مل جائیں گے اور سب سے دوستی کا ہاتھ بڑھائیں گے۔ اور یہ بات 11 ستمبر کے واقعہ کے بعد اور بھی ضروری ہوگئی ہے کہ ایک دوسرے کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا جائے اور غلط فہمیاں دور کی جائیں، اور بیت کی تعمیر ہمیں یہ موقع فراہم کرتی ہے۔

اس تقریب کے آخر پر امیر صاحب جرمنی محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نے خطاب فرمایا اس کے بعد برگر ماسٹر میونسٹر نے بیت کے دروازہ پر لگایا گیا فیتہ کاٹا جس کے بعد تمام مہمان بیت کا اندرونی حصہ دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ پھر مہمانوں کی خدمت میں پاکستانی کھانے پیش کئے گئے، کھانے کے دوران جرمن مہمان اور جماعت کے افراد ایک دوسرے سے گھل مل گئے۔ اراکین جماعت نہایت خندہ پیشانی سے مہمانوں کی مہمان نوازی کرتے رہے۔ تقریب کے اختتام پر محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر صاحب جرمنی نے برگر ماسٹر کی خدمت میں قرآن پاک کا تحفہ پیش کیا۔ اس کے بعد تمام احباب جماعت

باقی صفحہ 6 پر

مکرم میاں اقبال احمد صاحب سابق امیر ضلع راجن پور

آپ خود بھی اسیر رہے اور جماعتی اسیران کے مقدمات کی پیروی کی توفیق پائی

چوہدری مسعود احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر ضلع لیہ

دراز قد، سڈول اور مضبوط جسم، گندمی رنگ، اظہار بیان سے جماعت کے ساتھ حد درجہ اخلاص و وابستگی کا ایسا مظاہرہ ہوتا کہ رشک آنے لگتا جن کے ساتھ پہلے ملاقات وتعارف محض دعا وسلام کی حد تک تھا۔ وہ بھی اتفاق سے جب ربوہ کسی میٹنگ پر یا مشاورت کے موقعہ پر جاتے تو دارالضیافت میں علیک سلیک ہو جاتی اور پھر میٹنگ سے فارغ ہوتے تو ہر ایک اپنی اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہو جاتا۔ مگر بعد میں گہرا تعلق پیدا ہو گیا۔

اگرچہ میاں اقبال احمد صاحب کی شہادت تو مورخہ 25 فروری 2003ء رات 9:15 بجے ہوئی۔ مگر اس شہادت کے سامان اور مال ومتاع کی تیاری تو معلوم ہوتا ہے عشروں پہلے شروع ہو چکی تھی۔ شاید مشیت ایزدی کی جانب سے یہی معین وقت تھا۔

مورخہ 24 اپریل 2001ء کو جب اسیران راہ مولا مکرم عبدالمجید صاحب، مکرم شوکت محمود صاحب 93/TDA ضلع لیہ کی گرفتاری ہوئی تو درخواست ضمانت کی سماعت پہلے ڈیرہ غازیخان میں ہوئی۔ مرکز کی طرف سے مکرم میاں اقبال احمد صاحب ایڈووکیٹ ہائی کورٹ مکرم ملک شریف احمد صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ اور خاکسار کو پیروی مقدمہ کا حکم ملا۔

ڈیرہ غازیخان میں درخواست ضمانت تقریباً 4 ماہ تک زیر سماعت رہی اور محترم میاں صاحب تاریخ مقررہ پر راجن پور سے باقاعدگی سے حاضر ہوتے۔ اور گھنٹوں سخت گرمی میں پیشی کے انتظار میں عدالت سے باہر ہمارے ہمراہ بیٹھے رہتے۔ بعد میں جب مقدمہ مجسٹریٹ دفعہ 30 کی عدالت کروڑ ضلع لیہ میں منتقل ہوا تو راجن پور سے تقریباً 270 کلومیٹر کا سفر عام ٹرانسپورٹ پر کر کے آتے رہے۔ ایک مرتبہ راجن پور سے روانہ ہوتے ہوئے رات زیادہ ہو گئی اور لیہ کی طرف آنے والی ٹریفک بند ہو چکی تھی جب ڈیرہ غازیخان پہنچے تو وہاں سے عام کیری ویگن اتفاق سے مل گئی اور رات بارہ بجے لیہ پہنچے۔ مگر اس مرنجان مرنج شخص کا حوصلہ اور صبر واستقامت کا مقام ملاحظہ کریں کہ نہ تو ظاہر کیا کہ میں اس تکلیف سے آیا ہوں اور نہ ہی مرکز کو تحریر کیا کہ سفر کے مصائب بہت زیادہ ہیں جب کہ دشمن کا خطرہ بھی دامن گیر رہتا تھا۔ تاہم مرکز میں دیگر ذرائع سے معلوم ہوا کہ سخت گرمی اور پرخطر حالات میں اکیلے سفر کرنا درست نہیں ہے۔ اس پر مرکز کی طرف سے گاڑی کی سہولت مہیا کر دی گئی۔

پیشی کی تاریخ ہفتہ وار ہوتی یا 15 روزہ، مگر باقاعدگی سے وقت پر پہنچ جاتے۔ بعض اوقات جج صاحب مخالفت میں یا مخالف وکیل کی ضد پر، تین چار روز کی تاریخ مقرر کر دیتے کہ میاں صاحب تنگ ہوں گے، مگر ہمیشہ کہتے کہ میاں اقبال تو اپنے آپ کو وقف کر چکا ہے روزانہ کی تاریخ مقرر ہو تو روزانہ بھی راجن پور سے آنے کے لئے تیار ہے۔ آپ جب بھی تاریخ مقررہ پر راجن پور سے تشریف لاتے تو پیشی سے ایک روز قبل رات 9 بجے تک خاکسار کے پاس آ جاتے اور پھر تمام احوال عدالت کے بارے میں پوچھتے۔

مقدمہ کی تیاری کے سلسلے میں نہایت جانفشانی سے کام لیتے جب رات کو خاکسار کے پاس پہنچتے تو Cross evidence یا دلائل راجن پور سے تیار کر کے لاتے اور فرماتے کہ رات ان کو ضرور پڑھیں۔ جب صبح ہوتی تو پوچھتے کہ کوئی غلطی تو نہیں نکلی۔ اول تو اتنی طویل بحث یا شہادت ہوتی کہ رات ایک بجے تک خاکسار کوشش بھی کرتا تو فائل کا مکمل مطالعہ ممکن نہ ہوتا۔ اور پھر خاکسار نے میاں صاحب کی غلطی نکالنے کی جرأت تو کیا کرنی تھی۔ اگر بعض اوقات ،کا، کے اور کی وغیرہ کی غلطی ہوتی بھی تو صرف دریافت کرتا کہ کیا یہ غلطی تو نہیں ہے۔

رات ایک ایک بجے تک ہم باتوں میں مصروف رہتے میاں صاحب محترم اپنی خوبصورت باتوں اور لطائف سے ہمیشہ محظوظ کرتے۔ خود اپنی اسیری کے واقعات رات گئے تک سناتے رہتے۔ فرمانے لگے کہ ایک مقدمہ جس کا فیصلہ ماتحت عدالت اور سیشن جج صاحب راجن پور نے بھی خلاف سنا دیا تھا جس کی اپیل ہائی کورٹ ملتان بنچ میں کی گئی۔ اتفاق سے وہ اپیل ایسے جسٹس کے روبرو پیش ہوئی جو کہ پیشہ وکالت میں محترم میاں صاحب کے شاگرد رہ چکے تھے۔ جب عنوان مقدمہ سے معلوم ہوا کہ میاں اقبال احمد صاحب کا کیس ہے تو حکم دیا کہ فوری طور پر پیش کیا جائے۔ مگر جب متعلقہ جرائم دیکھے تو اس میں مذہبی جرم کی دفعات تحریر تھیں۔ چنانچہ اسی وقت اپیل ملتوی کرتے ہوئے حکم دے دیا کہ میں اس اپیل کی سماعت سے معذرت کرتا ہوں کسی دیگر جسٹس صاحب کے روبرو پیش کی جائے۔ میاں صاحب نے فرمایا کہ اتفاق سے ایک روز وہی جسٹس صاحب عدالت سے باہر جاتے ہوئے مل گئے۔ ملاقات ہوئی اور دیکھ کر جھکتے ہوئے سلام کیا اور معذرت کی کہ مذہبی مقدمہ تھا اس لئے میں سماعت نہ کرنا چاہتا تھا۔

اسیران کی بریت کی اطلاع مورخہ 31 جنوری 2003ء کو خاکسار نے میاں صاحب کو دی تو بہت خوشی کا اظہار کیا اور ڈھیروں دعائیں دیتے رہے اور پھر لیہ آنے کا وعدہ بھی کیا کہ اسیران کو ضرور آ کر ملوں گا مگر اللہ کو کچھ اور ہی منظور تھا۔

میاں صاحب محترم جماعتی وقار اور عزت نفس کا بہت خیال رکھتے تھے ایک دفعہ ایک اسیر کو پولیس گاڑی سے اتار کر عدالت میں پیش کرنے کے لئے لایا جا رہا تھا تو انہوں نے ذرا میلے سے کپڑے جن کا رنگ بھی ایسا ہی تھا پہن رکھے تھے اور چہرہ ذرا جھکایا ہوا تھا۔ اس پر میاں صاحب محترم نے دیکھ کر فوراً کہا کہ ان سے کہہ دیں کہ آئندہ عدالت میں سفید کپڑے پہن کر آئیں اور گردن اٹھا کر سینہ تان کر آئیں تا دشمن ہمیں کمزور نہ سمجھے۔

محترم میاں صاحب اطاعت نظام اور فرمانبرداری کے اعلیٰ مدارج پر فائز رہے جب بھی کوئی تحریری بحث یا شہادت تیار کرتے تو خاکسار کو ایک نقل فراہم کرتے ہوئے حکم دیتے کہ مرکز میں روانہ کر دیں اور اس بحث پر ان کی رائے ضرور حاصل کر لیں۔ اور ہمیشہ مرکز سے جواب آنے پر ہی متعلقہ بحث کرتے اور فرمایا کرتے تھے کہ اس میں بھی برکت ہوتی ہے محترم میاں صاحب جہاں جماعتی عہدیداروں اور بزرگوں کا بے حد احترام کرتے وہاں بچوں سے انتہا درجے کا پیار کرتے خاکسار کا بیٹا ذیشان مسعود عمر آٹھ سال اور بیٹی عائشہ عمر سات سال ہیں میاں صاحب محترم جب بھی تشریف لاتے تو دروازے میں داخل ہوتے ہی پہلے آواز دیتے کہ میرے بیٹو آ جاؤ۔ آتے ہی ان کو گود میں بٹھا لیتے۔ ان سے بہت پیار کرتے اور گھنٹہ گھنٹہ ان کے ساتھ لطائف اور ہنسی مذاق کی باتیں کرتے خود بھی بہت خوش ہوتے اور ان کو بھی بہت ہنساتے رہتے۔ راجن پور سے فون پر جب بھی کوئی بات کرتے تو پھر ساتھ ہی بچوں سے بھی باتیں کرتے رہتے۔ جب میاں صاحب کی شہادت کی خبر سنی تو دونوں بہت پریشان ہوئے اور اپنی امی سے پوچھنے لگے کیا میاں صاحب اب واپس کبھی نہ آئیں گے اور ہمارے ساتھ باتیں بھی نہ کریں گے۔

محترم میاں صاحب کے والدین احمد پور شرقیہ سے آ کر ضلع راجن پور میں آباد ہوئے تھے میاں صاحب محترم کے والدین شیعہ مسلک سے تعلق رکھتے تھے اور خود والد صاحب اعلیٰ پائے کے ذاکر اور خاندان میں باوقار شخصیت تھے۔ میاں صاحب کو ان کے دادا نے ربوہ کے ماحول میں معیاری تعلیم کی شہرت سن کر داخل کروا دیا تھا۔ اور یوں گل لالہ کی خوشبو دینے والی اس ہستی کی جڑیں تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی حسن بکھیرتی ہوئی شعاعوں میں پیوست تھیں اور یہی اس آنگن کی آہٹ تھی کہ میاں صاحب کو بھی اپنی آغوش میں لے لیا۔ قبول احمدیت کا واقعہ بیان فرمایا کرتے تھے کہ جب تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں داخل کروایا گیا تو والدین کی طرف سے ہدایت تھی کہ احمدی لوگوں کے قریب زیادہ مت جانا خصوصاً قصر خلافت یا ان کے خلیفہ کے پاس اگر کوئی دوست لے بھی جائے تو دور رہنا ہے۔ فرماتے تھے کہ ربوہ کے رہنے والے کالج فیلوز کے ساتھ میں اتنا مانوس ہو چکا تھا کہ ایک مرتبہ ربوہ کے ان نوجوانوں کی ڈیوٹی حفاظت کی غرض سے قصر خلافت میں لگی جن سے میری دوستی تھی اور وہ مجھے بھی اپنے ہمراہ لے گئے۔ بس وہاں جانا تھا کہ پیار ومحبت کا صاف ستھرا ماحول اور ایک دوسرے کے ساتھ چاہت سے ملنے کا وہ انداز اتنا متاثر کن تھا کہ اسی وقت بیعت کر لی۔ مگر بیعت کا پتہ جب والدین کو چلا تو فوراً ربوہ سے واپس بلوا لیا گیا مگر فرماتے ہیں کہ اتنی دیر میں خوشبوئے چاہت روح میں سرایت کر چکی تھی۔

میاں صاحب کو اکثر معدے کی خرابی کی شکایت رہتی مقدمہ کی سماعت کے دوران تقریباً ڈیڑھ سال تک لیہ تشریف لاتے رہے جب بھی آتے تو رات کے وقت بھی ایک روٹی کھاتے اور صبح بالکل ناشتہ تک نہ کرتے صرف چائے کا کپ لیتے اور دوپہر کو عدالت سے فارغ ہوتے ہی راجن پور کے لئے روانہ ہو جاتے اور شام کو گھر پہنچ کر ہی کھانا کھاتے تاہم مقدمہ کے آخری ایام میں رات بھی خوب آ کر کھانا کھاتے اور صبح ناشتہ بھی خوب کرنے لگے اور اظہار کرتے کہ اب لیہ کا پانی راس آ گیا ہے اور معدہ بھی ٹھیک ہو گیا ہے۔ آپ جب بھی گاڑی پر آتے تو ہمراہ 3/4 خدام ضرور لاتے صبح جب ناشتہ کرتے تو بعض اوقات سرسوں کا ساگ ہمراہ پیش کیا جاتا تو بہت خوش ہوتے اور معذرت بھی کرتے کہ میں نے زیادہ مہمانوں کو ہمراہ لا کر آپ کے گھر والوں کو تکلیف دی ہے اور پھر دعائیں دیتے رہتے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے میاں صاحب محترم غیر معمولی حس مزاح کے مالک بھی تھے۔

مقدمہ میں تین اسیران کے علاوہ مخالفین نے ایک احمدی دوست مکرم محمد یوسف صاحب سکنہ سیالکوٹ ضلع کو جماعت احمدیہ 93/TD ضلع لیہ کے مربی ظاہر کر کے پرچہ میں شامل کروا دیا تھا۔ جب کہ انہوں نے آج تک ضلع لیہ دیکھا تک نہ تھا۔ چنانچہ مکرم محمد یوسف صاحب جب بھی پیشی پر آتے تو محترم میاں صاحب ہمیشہ کہتے یہ دیکھیں ہمارے ان پڑھ مربی صاحب تشریف لے آئے ہیں۔

مکرم محمد یوسف صاحب خود سیالکوٹ میں ایک P.C.O چلاتے ہیں جس کا یہ فائدہ ضرور تھا کہ وہ فون کے ذریعہ اکثر میاں صاحب کی باتیں سنتے رہتے تھے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ میاں صاحب مرحوم ومغفور کو اعلیٰ درجات عطا فرمائے۔ میاں صاحب کے ورثاء میں دو بیٹے تین بیٹیاں اور ایک بیوہ ہیں۔ احباب دعا کریں ان کو اللہ تعالیٰ صبر جمیل عطا کرے۔ دینی و دنیاوی ترقیات سے نوازے اور اپنی حفظ وامان میں رکھے۔ آمین

سے ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور اجتماعی دعا کروائی جس کے ساتھ ہی خدا کے اس گھر کا افتتاح عمل میں آ گیا۔

اس تقریب میں WDR کے نمائندے سارا دن بیت میں موجود رہے اور انتظامات کی ویڈیو بناتے رہے اور اسے WDR پر نشر کیا۔ اگلے روز مقامی اخبارات نے بھی بیت کے افتتاح کی خبر کو نمایاں طور پر شائع کیا۔ ان اخبارات میں Munster Zeitung اور Westfalen Nachricht قابل ذکر ہیں۔

(ماہنامہ اخبار احمدیہ جرمنی۔ جون 2003ء)

بقیہ صفحہ 4

نے نماز عصر ادا کی، اس نماز کی امامت محترم امیر صاحب کے ارشاد پر محترم محمد الیاس منیر صاحب نے کرائی، نماز کے بعد مکرم امیر صاحب نے مقامی احباب سے مختصر خطاب کیا جس میں آپ نے انہیں بیت الذکر کے حوالہ

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کار پرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی** مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کار پرداز۔ ربوہ

مسل نمبر **34962** میں بشریٰ رفیق زوجہ محمد رفیق قوم جنجوعہ پیشہ خانہ داری عمر **59** سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈرگ کالونی کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ **1-12-2002** میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے **1/10** حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی **43.650** گرام مالیتی **-/25100** روپے۔ 2۔ ایک عدد پلاٹ رقبہ **200** گز واقع ماڈل کالونی کراچی مالیتی **-/70000** روپے۔ 3۔ ایک عدد پلاٹ رقبہ ایک کنال واقع نصرت آباد ربوہ مالیتی (قیمت خرید) **-/25000** روپے۔ 4۔ حق مہر **-/1000** روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ **-/500** روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی **1/10** حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ بشریٰ رفیق زوجہ محمد رفیق ڈرگ کالونی کراچی گواہ شد نمبر **1** چوہدری محمد اقبال ولد صوبیدار عنایت اللہ مرحوم ڈرگ روڈ کراچی گواہ شد نمبر **2** ناصر احمد ولد غلام محمد نصیر مرحوم ڈرگ روڈ کراچی

مسل نمبر **34965** میں صائمہ صدف زوجہ محمود احمد ناصر قوم بٹ پیشہ ٹیچر عمر **25** سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیکٹری ایریا کنری پاک ضلع میر پور خاص سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ **25-1-2003** میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے **1/10** حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم **-/50000** روپے۔ 2۔ طلائی زیورات وزنی **24** گرام مالیتی **-/16800** روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ **-/1500** روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی **1/10** حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ صائمہ صدف زوجہ محمود احمد ناصر فیکٹری ایریا کنری پاک (سندھ) گواہ شد نمبر **1** عبدالوہاب رازی ولد عبداللطیف کنری گواہ شد نمبر **2** عبدالسلام عارف وصیت نمبر **26599**

مسل نمبر **35054** میں سلمانہ مبشر بنت مبشر احمد قوم اعوان پیشہ طالب علمی عمر .... بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک سدیو ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ **15-1-2003** میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے **1/10** حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ **-/200** روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی **1/10** حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ سلمانہ مبشر بنت مبشر احمد چک سدیو ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر **1** مظفر احمد وصیت نمبر **24142** گواہ شد نمبر **2** مبشر احمد وصیت نمبر **25080**

مسل نمبر **35055** میں نصرت بیگم بنت عبدالستار قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر **43** سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بشیر آباد ضلع حیدر آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ **22-11-2002** میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے **1/10** حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ رہائشی پلاٹ برقبہ **1350** فٹ واقع میر پور خاص سندھ مالیتی **-/30000** روپے۔ 2۔ طلائی زیورات وزنی **6** تولے مالیتی **-/42000** روپے۔ 3۔ بھینس ایک عدد مالیتی **-/14000** روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ **-/500** روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی **1/10** حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ نصرت بیگم بنت عبدالستار بشیر آباد ضلع حیدر آباد گواہ شد نمبر **1** رانا منیر احمد وصیت نمبر **25192** گواہ شد نمبر **2** نثار احمد ولد فضل احمد بشیر آباد ضلع حیدر آباد

مسل نمبر **35056** میں فرحت ناز بنت داؤد احمد قوم آرائیں پیشہ طالب علمی عمر **18** سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کرونڈی ضلع خیر پور سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ **2-12-2002** میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے **1/10** حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ طلائی بالیاں مالیتی **-/1000** روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ **-/100** روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی **1/10** حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ فرحت ناز بنت داؤد احمد کرونڈی ضلع خیر پور سندھ گواہ شد نمبر **1** اکرام اللہ بھٹی وصیت نمبر **27313** گواہ شد نمبر **2** ماسٹر بشیر احمد ولد دین محمد کرونڈی ضلع خیر پور سندھ

مسل نمبر **35057** میں مدثر احمد ذیشان ولد ماسٹر بشیر احمد قوم آرائیں پیشہ طالب علمی عمر **19** سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کرونڈی ضلع میر پور خاص سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ **24-1-2003** میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے **1/10** حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ **-/200** روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی **1/10** حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مدثر احمد ذیشان ولد ماسٹر بشیر احمد کرونڈی ضلع میر پور خاص گواہ شد نمبر **1** اکرام اللہ بھٹی وصیت نمبر **27313** گواہ شد نمبر **2** ماسٹر بشیر احمد ولد دین محمد صاحب مرحوم کرونڈی ضلع میر پور خاص

مسل نمبر **35058** میں طلعت ناز حمید بنت حمید احمد قوم آرائیں پیشہ طالب علمی عمر **20** سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کرونڈی ضلع میر پور خاص سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ **18-11-2002** میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے **1/10** حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی بالیاں مالیتی **-/500** روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ **-/100** روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی **1/10** حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ .... سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ طلعت ناز بنت حمید احمد کروندی ضلع میر پور خاص گواہ شد نمبر **1** اکرام اللہ بھٹی وصیت نمبر **27313** گواہ شد نمبر **2** ماسٹر بشیر احمد وصیت نمبر **27212**

یتامیٰ کی نگہداشت اور ہماری ذمہ داریاں

خدا تعالیٰ کے فضل سے 1400 بچے یتامیٰ کمیٹی کے زیر کفالت ہیں۔

بچے اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہیں ان سے گھروں میں رونقیں ہوتی ہیں۔ وہ دیکھو ابو گھر میں داخل ہو رہے ہیں۔ بچے ابو سے لپٹے جا رہے ہیں ابو نے پیار سے بچوں کو اٹھا لیا۔ بچے خوش ہیں کہ ابو ان کے لئے ٹافیاں بسکٹ اور پھل لائے ہیں لیکن اف یہ کیا! بچے دروازے کی دہلیز پر کھڑے ابو کا انتظار کر رہے ہیں لیکن ابو تو آنے کا نام نہیں لیتے ہیں ماں گھبرائی ہوئی حسرت بھری نگاہوں سے اپنے پھولوں کو دروازہ پر دیکھتی جاتی ہے اور اپنے دوپٹہ سے آنسو صاف کرتے ہوئے بچوں کو بہلانے کے لئے ان سے پیار کرتی ہے انہیں گود میں بٹھاتی ہے اور انہیں بتاتی ہے کہ تمہارے ابو تمہارے پیارے ابو یہ گھر چھوڑ کر کسی اور گھر میں چلے گئے ہیں لیکن وہ اب اس گھر میں نہیں آئیں گے لیکن ہم ضرور ان کے پاس کسی دن جائیں گے۔ تمہارے ابو کا نیا گھر بہت اچھا ہے لیکن بچے حیران ہیں کہ ماں کی آنکھوں میں آنسو کیوں جاری ہیں؟ بات کیا ہے؟ ہمارے ابو کو کیا ہو گیا ہے؟ وہ کہاں گئے ہیں؟ ان کا اصرار ہے کہ ہمیں بھی ان کا گھر دکھائیں۔ مجبوراً ماں بچوں کو ساتھ لے کر ان کے پیارے ابو کی قبر پر لے جاتی ہے۔ بچے پریشان ہیں کہ ابو کو کیوں مٹی میں دفن کر دیا گیا ہے؟ یہ سوچیں بچوں کے لئے ایک معمہ ہیں۔ لیکن انہیں امید رہتی ہے کہ کوئی آئے ان سے پیار کرے ان کے لئے مٹھائی اور تحفے لائے۔ والد کی وفات کے بعد وہ بچے اور عزیز و اقارب خوش قسمت ہیں جوان بچوں کو سنبھال لیتے ہیں ان کی ضروریات کا خیال رکھتے ہیں لیکن وہ بچے جن کو اس بات کی انتظار رہتی ہے کہ کوئی ہمیں پوچھے ہمیں پڑھنے کے لئے ہماری مدد کرے ہماری ضروریات کا خیال رکھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے ان یتیم ہونے والے بچوں کے لئے جماعت احمدیہ کی ایک صدی مکمل ہونے پر ایک مضبوط نظام قائم کرنے کا اعلان کیا'' جسے کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ'' کا نام دیا گیا۔ ابتدا میں ارادہ یہ تھا کہ یتیم ہونے والے بچوں کو ایک جگہ رکھ کر کفالت کی جائے لیکن بعض مجبوریوں کی وجہ سے ایسا ممکن نہ ہوا۔ اس لئے یہ فیصلہ کیا گیا کہ بچوں کو ان کے گھروں میں ہی ان کی ماں یا دوسرے رشتہ داروں کے پاس ہی رہنے دیا جائے۔ لیکن ان کی کفالت کے لئے وظیفہ مقرر کر دیا جائے۔

''کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ'' نے اپنا دفتر دارالضیافت میں 1991ء میں قائم کیا اور بچوں کی مدد کے لئے درخواستیں لینے اور ان کا وظیفہ ان کے گھروں تک پہنچانے کا کام شروع ہوا۔ پاکستان کے طول وعرض سے یتیم ہونے والے بچوں کے کوائف دفتر میں پہنچنے کے بعد اس کو کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ کے اجلاس میں پیش کیا جاتا ہے جہاں اس امر کا فیصلہ ہوتا ہے کہ انہیں وظیفہ دیا جائے یہ فیصلہ ان کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا جاتا ہے۔ پھر سال میں کم از کم ایک مرتبہ کمیٹی کا نمائندہ بغرض تربیت ان سے رابطہ کرتا ہے۔ ''کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ'' کی طرف سے بچوں کا وظیفہ ربوہ میں ان کے گھروں تک پہنچایا جاتا ہے اور ربوہ سے باہر رہنے والوں کو منی آرڈر کے ذریعہ رقم بھجوائی جاتی ہے۔ وظائف کے لئے یہ رقوم احمدی مرد اور عورتیں عطیات دیگر کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ کے نام جمع کرواتے ہیں۔ طریق یہ ہے کہ آپ اپنی مالی استطاعت کے مطابق ماہانہ ایک رقم مقرر کر دیں یا ایک یتیم بچے کا خرچ جو حالات کے مطابق 500 روپے سے 1500 روپے ماہانہ ہے ہر ماہ امانت کفالت یکصد یتامیٰ میں جمع کروائیں مقامی طور پر خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں یا دفتر سے بھی رابطہ کر کے جمع کروا سکتے ہیں۔

یتیم بچوں کی امداد کے لئے آپ بھی آگے بڑھیں اور اس فنڈ کو اپنے عطیہ سے مضبوط کریں اس وقت چار سو خاندانوں کے 1400 بچے زیر کفالت ہیں۔ اگر آپ کو مزید معلومات درکار ہیں تو ''سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ'' کو خط لکھ کر حاصل کر سکتے ہیں لیکن اس کار خیر میں حصہ لینے میں دیر نہ کریں اس راہ میں عطیات دینے سے آپ کے مال میں اللہ تعالیٰ بہت برکتیں دے گا اور آپ کے بچوں کے ساتھ یہ یتیم ہونے والے بچے بھی بڑھیں گے پھولیں گے اور آپ کے لئے مجسم دعا بن جائیں گے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات امیر / صدر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم مرزا لطف الرحمن صاحب وکالت اشاعت تحریک جدید تحریر کرتے ہیں۔

میری پھوپھی زاد ہمشیرہ محترمہ منیرہ ثروت صاحبہ اہلیہ محترم قریشی محمد یوسف بریلوی صاحب مرحوم مورخہ 24 جولائی 2003ء کی صبح ایک لمبی بیماری کے بعد ٹوسان، ایری زونا (امریکہ) میں بعمر چھہتر سال وفات پا گئیں۔

ان کی نماز جنازہ 27 جولائی کو ان کے بیٹے محترم محمد امجد قریشی صاحب نے پڑھائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ لہٰذا ان کی تدفین احمدیہ قبرستان قطعہ موصیان ٹوسان میں ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم محمد ناصر قریشی صاحب نے دعا کرائی۔

مرحومہ حضرت خان صاحب شیخ فرزند علی صاحب سابق مربی انگلستان کی صاحبزادی تھیں اور حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب قادیانی رفیق حضرت مسیح موعود کی نواسی تھی۔ اور محترم شیخ محبوب عالم خالد صاحب صدر۔ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی چھوٹی ہمشیرہ تھیں۔

مرحومہ بہت زیادہ مہمان نواز اور ملنسار طبیعت کی مالک تھیں۔ مرحومہ کے سوگواران میں دو بھائی، ایک بہن پانچ بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں جو کہ سب صاحب اولاد ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی رحمت اور مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لے۔ اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

✿ مکرم میر عبدالرشید تبسم صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کے والد محترم حکیم عبدالرحیم میر صاحب (سابق دیہاتی معلم) کو جرمنی میں 31 جولائی کو ہارٹ اٹیک ہوا تھا۔ ڈاکٹروں نے انہیں ICU میں رکھا ہے۔ انجیو پلاسٹی کے ذریعہ سے دل کی رگیں ٹھیک کر دی گئی ہیں۔ اور اب خدا کے فضل سے حالت خطرے سے باہر ہے۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ عطا فرمائے۔

✿ مکرم ناصر احمد باجوہ صاحب صدر محلہ ناصر آباد جنوبی ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کے بھانجے مکرم طاہر احمد صاحب بندیشہ آف جرمنی کو تین ماہ سے بخار ہے اور آجکل ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

✿ مکرم عبدالحمید طاہر صاحب معلم وقف جدید لکھتے ہیں خاکسار کی والدہ صاحبہ معذوری کی حالت میں 15 سال سے علیل ہیں۔ اور معدہ کی مختلف عوارض میں مبتلا ہیں۔ دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ عطا فرمائے۔

ولادت

✿ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم محمد زاہد صاحب کارکن دفتر الفضل کو مورخہ 25 جولائی 2003ء کو تیسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت نومولود کا نام محمد نعمان احمد عطا فرمایا ہے جو وقف نو میں شامل ہے۔ نومولود مکرم محمد اسلام صاحب مرحوم رحمان کالونی ربوہ کا پوتا اور مکرم عبدالرشید صاحب مرحوم کا نواسہ ہے۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین۔ باعمر اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

سانحہ ارتحال

✿ مکرم چوہدری طفیل محمد صاحب اعوان مورخہ یکم اگست بروز جمعۃ المبارک 2003ء بعمر 80 سال کوئٹہ میں وفات پا گئے۔ مرحوم موصی تھے۔ ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا۔ مورخہ 3۔ اگست کو بعد نماز فجر بیت المبارک میں نماز جنازہ ادا کی گئی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم سید عبدالماجد طاہر صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ مرحوم نے 3 بیٹے اور 3 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مخلص فدائی احمدی تھے۔ مختلف جماعتی عہدوں پر خدمات دینے کی توفیق پائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

Jasmine Guest Houses Islamabad
Major (R) Muhammad Yusuf Khan
Chief Executive
Jasmine INN, 20-A,G-8 markaz
Tel# 2252002-2252167 Fax# 2821295
Jasmine LODGE,#6,St#54,F-7/4
Tel#2821971-2821997 Fax#2821295
Jasmine LODGE 2,#29,St26,F-6/2
Tel#2824064-2824065 Fax#2824062
E-mail:Jasminelodges@hotmail.com

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

بدھ	6اگست	زوال آفتاب	12-14
بدھ	6۔اگست	غروب آفتاب	7-04
جمعرات	7۔اگست	طلوع فجر	3-54
جمعرات	7۔اگست	طلوع آفتاب	5-25

پارلیمنٹ کی کارکردگی سے مطمئن نہیں صدر

جنرل مشرف نے کہا ہے کہ وہ پارلیمنٹ کی کارکردگی سے مطمئن نہیں ہیں لیکن جمہوریت کی گاڑی پٹڑی سے نہیں اترے گی۔ لاہور میں مدیروں سے گفتگو کرتے ہوئے صدر نے پارلیمنٹ، ایم ایم اے مذاکرات، پاک بھارت تعلقات، قبائلی علاقوں کی صورتحال، کنٹرول لائن، دینی مدارس اور عراق فوج بھیجنے کے مسائل پر کھل کر گفتگو کی۔ انہوں نے کہا پاکستان سٹریٹجک لحاظ سے دنیا کا اہم ترین ملک بن گیا ہے۔ تیزی سے بدلتے حالات میں پاکستان کو مرکزی حیثیت حاصل ہوگئی ہے۔ اب ہم پر منحصر ہے کہ کیسے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ امت مسلمہ دوراہے پر کھڑی ہے اور پاکستان کو اس کے مسائل حل کرنے کیلئے اہم کردار ادا کرنا ہے۔ ہماری آنکھیں کھلی ہیں اور ہم صحیح سمت جا رہے ہیں، مایوسی کی ضرورت نہیں، عوام کو پاکستان کے مستقبل کے بارے میں پرامید ہونا چاہئے۔ مسلح افواج ہر بیرونی چیلنج سے نمٹنے کیلئے صلاحیت رکھتی ہے۔

مذاکرات ناکام ہوئے تو حکومت ذمہ دار نہیں ہوگی

وفاقی وزیر اطلاعات ونشریات نے کہا ہے کہ صدر کی وردی پر کوئی اختلاف نہیں اور اپوزیشن کو پتہ ہے کہ وردی کوئی ایشو نہیں بن سکتی۔ مذاکرات ناکام ہوئے تو حکومت ذمہ دار نہیں ہوگی۔ تمام معاملات طے ہو رہے ہیں۔ صدر نے خاص لچک دکھائی ہے۔ وہ مادر ملت ٹرین کے معائنہ کے بعد صحافیوں سے گفتگو کر رہے تھے۔

فضائی رابطہ اسی ماہ بحال ہوگا بھارت میں

پاکستان کے ہائی کمشنر عزیز احمد خان نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان فضائی رابطہ اسی ماہ بحال ہونے کی توقع ہے۔ تاہم سمجھوتہ ایکسپریس کسی بھی وقت شروع ہوسکتی ہے۔

لوگ سوچے سمجھے بغیر پاک فوج کے بارے میں باتیں کرتے ہیں

صدر پاکستان جنرل مشرف نے گورنر ہاؤس لاہور میں پاکستانی فوج کے بارے میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ لوگ بغیر سوچے سمجھے افواج پاکستان کے بارے میں باتیں کرتے رہتے ہیں وہ یہ نہیں سوچتے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو 20 ہزار فٹ بلندی پر منفی 40 ڈگری سینٹی گریڈ میں بیٹھ کر وطن کا دفاع کر رہے ہیں ان کو یہ نہیں معلوم ہوتا کہ وہ زندہ لوٹ بھی سکیں گے یا نہیں۔ انہوں نے کہا میں خود بھی ان مراحل سے گزرا ہوں۔ موت کئی دفعہ چھو کر گزر گئی۔

صدر مشرف کو کوئی رعایت نہیں دینگے

مجلس عمل کے جنرل سیکرٹری نے کہا ہے کہ اگر آئینی پیکج پارلیمنٹ میں پیش نہیں کیا گیا تو ہم جنرل مشرف کو کسی قسم کی رعایت یا سہولت نہیں دینگے۔ وردی میں ایک سال کی مہلت دیئے جانے پر بھی فوجی حکمرانوں سے مفاہمت نہیں ہوسکے گی۔

مظفر آباد سری نگر بس سروس شروع ہوسکتی ہے

وزیراعظم پاکستان ظفر اللہ جمالی نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے زیر انتظام کشمیر کے دونوں حصوں کے درمیان لاہور اور دہلی کی طرح بس سروس شروع ہوسکتی ہے۔ کشمیر کا زیادہ حصہ بھارت کے پاس ہے کچھ لو اور کچھ دو کے اصول پر زیادہ رعائتیں بھی بھارت ہی کو دینا ہوں گی۔ پاکستان مداخلت نہیں کر رہا، کشمیری تحریک خود چلا رہے ہیں۔

واجپائی میرے بزرگ ہیں

بی بی سی اور ہندی سروس کے مشترکہ پروگرام میں ایک سوال پر وزیراعظم ظفر اللہ جمالی نے کہا کہ جب واجپائی حکم کریں گے میں ملاقات کرنے کو تیار ہوں۔ وہ عمر میں مجھ سے بڑے اور میرے بزرگ ہیں۔ بڑے حکم کرتے اور چھوٹے مانتے ہیں۔

چین امریکہ کیلئے سب سے بڑا خطرہ ہے

امریکی تحقیقاتی ادارے ایف بی آئی نے انکشاف کیا ہے کہ آئندہ چند برسوں میں چین امریکہ کیلئے سب سے بڑا خطرہ ہوگا۔ چین کے ہزاروں جاسوس امریکہ میں سائنسی تحقیقات کے لئے استعمال ہونے والے کمپیوٹر سافٹ ویئر اور حساس فوجی دفاعی ٹیکنالوجی سمیت ہر چیز پر قبضہ کیلئے سرگرم ہیں۔ امریکہ میں 300 سے زائد چینی کمپنیاں جاسوسی کر رہی ہیں۔ عدم توجہ کے باعث امریکہ کی سلامتی کو شدید خطرات لاحق ہیں یہ منفی صورتحال امریکہ کی فوجی اور اقتصادی برتری پر اثرانداز ہوسکتی ہے۔ چینی سیاح طلبہ اور تاجر امریکہ آتے ہیں جنہیں چینی حکومت خصوصی ٹاسک دیتی ہے چین کے سفارتخانوں اور قونصل خانوں نے نیٹ ورک بنائے ہوئے ہیں۔ روسی جاسوس بھی سرگرم ہیں۔ ایران اور شمالی کوریا سے بھی باخبر رہنا ہوگا۔

عراق میں شاہراہوں اور عمارتوں کے نام تبدیل

صدام حکومت کے خاتمہ کے بعد عراق میں ایک نئی تبدیلی جنم لے رہی ہے۔ شاہراہوں اور عمارتوں کے نام تبدیل کرکے شیعہ اکابرین کے نام دے دیئے گئے ہیں۔

پاول اور آرمیٹج کا خدمات سے انکار

امریکی وزیر خارجہ کولن پاول اور نائب وزیر خارجہ آرمیٹج نے کہا ہے کہ اگر صدر بش اگلے صدارتی انتخاب میں کامیاب ہوگئے تو وہ ان کی کابینہ میں خدمات انجام نہیں دینگے۔ کولن پاول کے صدر بش کے رفقا کے ساتھ اہم سیاسی امور پر کئی بار شدید اختلافات سامنے آ چکے ہیں۔ امریکی دفتر خارجہ نے خبر پر تبصرہ سے انکار کردیا۔

ایران ایٹم بم بنانے کے قریب پہنچ گیا

امریکی اخبار لاس اینجلس ٹائمز نے خفیہ رپورٹوں، بین الاقوامی حکام، غیر جانبدار ماہرین جلاوطن ایرانیوں اور مشرق وسطٰی سے ملنے والی خفیہ اطلاعات کی بنا پر دعویٰ کیا ہے کہ ایران، پاکستان کی مدد سے ایٹم بم بنانے کے قریب پہنچ گیا ہے۔ ایران کو ایٹمی ہتھیار تیار کرنے کے قریب پہنچانے میں روس، چین اور شمالی کوریا کے سائنس دانوں نے بھی اہم کردار ادا کیا۔

صدام کی گرفتاری کیلئے فائنل راؤنڈ

امریکی فوج نے صدر صدام کی گرفتاری کیلئے فائنل راؤنڈ کی تیاری کر لی ہے۔ صدام کے آبائی شہر تکریت اور اس کے گردونواح سے 26۔افراد گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ صدام خانہ بدوشانہ زندگی گزارنے کے عادی ہیں۔ تکریت کے چھوٹے چھوٹے گھروں میں رہتے ہیں۔ ہر آٹھ دس گھنٹے بعد ٹھکانہ بدل لیتے ہیں۔

القاعدہ کو مضبوط کر دیا گیا

لیبیا کے صدر کرنل قذافی نے کہا ہے کہ دہشت گردی کے خلاف امریکی جنگ نے القاعدہ کو مضبوط کر دیا ہے اور اسامہ کو ہیرو بنا دیا گیا۔ القاعدہ کے دہشت گرد پاگل اور احمق ہیں۔ سعودی عرب کا وہابی فرقہ القاعدہ کے پس پشت ہے اور سعودی حکومت کی بنیاد ہی بنیاد پرستی پر ہے۔

عراق میں امریکیوں کی ہلاکتیں

برطانوی اخبار گارڈین کی ایک رپورٹ کے مطابق میں 248 امریکی فوجی ہلاک اور چار ہزار سے زائد زخمی ہو چکے ہیں۔ پینٹاگون کے جاری کردہ اعداد وشمار غلط بیانی پر مبنی ہیں۔ ہلاکتوں کی تعداد امریکی عوام کی سوچ سے دگنی ہے۔ اتحادی ہلاک ہونے والوں کی تعداد 166 بتاتے ہیں۔ اصل تعداد بہت زیادہ ہے۔ ہسپتال زخمیوں سے بھرے پڑے ہیں۔ بیشتر کی حالت تشویشناک ہے۔ ہر ہفتے ایک دو طیارے زخمیوں کو عراق سے لے کر آتے ہیں۔

ماہر نفسیات کی آمد

مکرم ڈاکٹر اعجاز الرحمٰن صاحب ماہر امراض نفسیات مورخہ 10۔اگست 2003ء بروز اتوار فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کرینگے۔ ضرورت مند احباب پرچی روم سے رابطہ کر کے اپنی پرچی بنوالیں اور مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رابطہ کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

اعلان داخلہ

☆ لاہور کالج فار ویمن یونیورسٹی لاہور نے B.Sc/BA میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 9راگست تک جمع کروائے جاسکتے ہیں۔ مزید معلومات کے لئے روزنامہ جنگ 2راگست 2003ء۔

(نظارت تعلیم)

اقصیٰ فیبرکس
اقصیٰ مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
پروپرائٹر: محمد احمد طاہر کاہلوں
Fix Price
کراچی کی لون الکرم، لون گل احمد، لون فردوس کلاسک لٹھہ چیئرمین اور دیگر تمام ریشمی اور سوتی کپڑے اعلیٰ کوالٹی ارزاں نرخوں پر حاصل کریں۔

وحید ٹینٹ سروس
شادی بیاہ و دیگر تقریبات کیلئے ہر قسم کا سامان کرایہ پر دستیاب ہے۔
طالب دعا: وحید احمد۔ کالج روڈ بدوملہی ضلع نارووال۔ فون: 04343-410338

جائیداد کی خرید وفروخت کا بااعتماد ادارہ
دوبئی پراپرٹی سنٹر
دارالرحمت شرقی الف ربوہ فون: 213257
پروپرائٹر: سعید احمد۔ فون گھر: 212647

قائم شدہ 1952
خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز ربوہ
★ ریلوے روڈ فون- 214750
★ اقصیٰ روڈ فون- 212515
SHARIF JEWELLERS

الرحیم پراپرٹی سنٹر
کالج روڈ بالمقابل جامعہ کنٹین ربوہ
فون آفس: 215040 رہائش: 214691

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29